KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

5

المنتہیٰ

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی وفکری سہ ماہی کتابی سلسلہ

اپریل تا جون 2018ء

تھے وسیلے سب نبی تم
قربِ حق کی منزلیں تھے
اصل مقصود و ہدیٰ ہو
تم سفر کا منتہیٰ ہو

اللہم صل علی محمد

مرتبہ

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عقیدہ ختم نبوت پر علمی و فکری سہ ماہی کتابی سلسلہ

المنتہیٰ (5)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فداك امي وابي!

فہرست

شام کی بربادی اور عالمی برادری کی مجرمانہ خاموشی۔ شام کا مختصر پس منظر	4
عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اُسلوب	8
حقیقتِ معراج النبی ﷺ	17
وقت کی اہمیت	22
فتنہ منکرین ختم نبوت کے بارے میں تاجدارِ ختم نبوت کی پیشین گوئی	25
شب برأت مغفرت کی رات	30
شیرخدا۔ حیدر کرار۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	33
اَسماءُ النّبی ﷺ	38
قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے عبرتناک انجام	45
مسائل روزہ	51
صدقہ فطر میں تنوع	54

زیر سرپرستی

یادگار اسلاف پیر طریقت

حافظ محمد قاسم علی ساقی زید مجدہ

مرتبہ

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

زیر نظامت

صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

سرکولیشن منیجر

حافظ محمد صابر قادری، مجید احمد نوری، نور نبی نقشبندی

المنتہیٰ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

مقام اشاعت

آستانہ چشتیہ خیریہ، جلالپور (شکر گڑھ)

0306-2585703 0308-4597382

farooqi4156@hotlook.com

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے؟

سید نصیر الدین نصیرؔ گولڑوی

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے؟
سب کا داتا ہے تُو، سب کو دیتا ہے تُو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے؟
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے؟
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے؟
اولیاء تیرے محتاج اے ربِ کل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے؟
میرا مالک مری سن رہا ہے فغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو، نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے؟
ابتداء بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے؟
وہ حقائق ہوں اشیاء کے یا خشک و تر، فہم و ادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ما سوا ایک اس ذات بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماورائی کون ہے؟
انبیاء، اولیاء، اہلِ بیتِ نبی، تابعین و صحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے؟
اہلِ فکر و نظر جانتے ہیں تجھے، کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ! اس کو تو فضلِ باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے؟

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نعت ختم المرسلین ﷺ

پیش نظر کلام قبلہ حافظ صاحب (والد گرامی) کے شیخ حضرت علامہ خواجہ صوفی محمد عثمان علی شاہ حسنی (سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ) کے پیر بھائی صوفی ثناء اللہ ثنا ضیائی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (فاروقی)

لوح پر لکھی گئی توقیر ختم المرسلین
انبیاء کرتے رہے تشہیر ختم المرسلین

حشر تک کرتے رہیں گر جن و انسان و ملک
ہو نہیں سکتی بیاں توقیر ختم المرسلین

ہیں اُنہی کے نور سے روشن زمین و آسمان
فرش سے تا عرش ہے تنویر ختم المرسلین

مالک و مختار ہیں اللہ کی ہر چیز کے
ہر جگہ سمجھو کہ ہے جاگیر ختم المرسلین

حشر میں شان رسالت دیکھ کر پچھتائیں گے
ہیں یہاں جو منکر توقیر ختم المرسلین

یہ مجھی الفت ہو گئے وُ اصل بحق حضرت بلال
جبکہ فرقت میں پڑھی تکبیر ختم المرسلین

شکل نور الٰہی میں حال و قال میں آئینہ دار
شبر و شبیر ہیں تصویر ختم المرسلین

کون شاہد ہے بغیر اللہ کے اسریٰ کی شب
جو ہوئی تھی عرش پر تقریر ختم المرسلین

لوٹ کر جب تک نہ آئے عرش سے ہلتی رہی
ہجر میں بے چین تھی زنجیر ختم المرسلین

گرچہ ہیں تفسیر قرآنی بہت لیکن ثنا
نص قرآں ہے جو ہے تفسیر ختم المرسلین

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شام کی بربادی اور عالمی برادری کی مجرمانہ خاموشی، شام کا مختصر پس منظر

حافظ محمد اسد، ایم فل اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی

سیریا مشرق وسطیٰ کا ایک ملک ہے جس کا سرکاری نام ''عرب جمہوریا سوریا'' ہے۔اس کے مغرب میں لبنان، جنوب مغرب میں فلسطین اور مقبوضہ فلسطین واقع ہیں، اس کا دارالحکومت دمشق ہے۔شام میں اسلامی فتوحات کا آغاز ۱۳ھ بمطابق ۶۳۴ء میں حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں ہوا اور ان فتوحات کی تکمیل حضرت عمر فاروق کے دور میں ہوئی۔یہ شہر انبیاء کا شہر کہلاتا ہے۔

شام کے بارے نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی اور شام کے حالات

نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی عالم الغیب ہے۔آپ نے چودہ سو سال پہلے جو فرمایا وہ سچ ثابت ہو رہا ہے۔

امام ترمذی نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث نقل کی ہے کہ

جب اہل شام تباہی و بربادی کا شکار ہو جائیں تو پھر تم میں کوئی خیر باقی نہ رہے گی۔

(ترمذی، امام، ابوعیسیٰ، جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی الشام)

حدیث مبارکہ کی رو سے امت مسلمہ کا مستقبل شام کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔لیکن صد افسوس کے آج مسلم حکومتیں یا تو شام کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہیں اور جو شریک جرم نہیں وہ مجرمانہ خاموشی کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قارئین کے لیے BBC اردو کی ایک رپورٹ جو 15 مارچ 2016ء میں پبلش ہوئی تھی اس کا ماحصل یہاں بیان کیا جاتا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ ملک شام میں بچا کیا ہے؟

شام کی بربادی کا آغاز مارچ 2011ء میں ہوا جب بشار الاسد کی حکومت نے اپنے ہی سویلین شہریوں کو (جو کہ احتجاج کر رہے تھے) گولیوں سے بھون دیا۔ اس کے بعد 2012ء میں بشار الاسد نے مارٹر حملے کئے۔ جب مارٹر حملوں سے کچھ حاصل نہ ہوا تو پھر فضائی حملے شروع کر دیئے اور علاقائی بالادستی کے حصول کے لیے 2015ء میں روس نے بھی شام پر فضائی حملے کئے۔

جناب عبدالرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ جب بشار الاسد نے اپنی فوج کو سویلین پر حملہ کرنے کا کہا تو فوج کا ایک حصہ بغاوت کر کے مظاہرین کی حمایت میں کھڑا ہو گیا جسے FSA (فری سیرین آرمی) کہا جاتا ہے۔ اسی دوران شمال میں مقیم کرد قبائل نے (جو ایک عرصہ سے خودمختاری کی کوشش کر رہے تھے) بشار الاسد کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کر دی اور بشار الاسد کا اقتدار ختم ہونے کو تھا کہ ایران نے خالصتاً فرقہ وارانہ بنیادوں پر بشار الاسد حکومت کی مدد کرنا شروع کر دی اور روزانہ کی بنیاد پر اسلحہ، جہاز اور فوجی شام بھیجے جانے لگے۔ ایران نے قصہ یہیں پر ختم نہیں کیا بلکہ 2012ء میں ایران کی دہشت گرد تنظیم ''حزب اللہ'' شام میں داخل ہوئی اور عام شہریوں کو جو کہ بشار الاسد کے خلاف سراپا احتجاج تھے قتل کرنا شروع کر دیا۔

دوسری طرف خلیجی عرب ریاستوں نے اور سعودی عرب نے FSA کو ترکی کے راستے مدد مہیا کرنا شروع کر دی۔ یوں یہ اقتدار کی جنگ فرقہ وارانہ جنگ کا روپ دھار گئی اور بات صرف یہی ختم نہ ہوئی بلکہ بین الاقوامی برادری نے بھی اس فرقہ وارانہ جنگ سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ بشار الاسد نے 2013ء میں پہلی مرتبہ اپنے شہریوں پر کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال کیا۔ تو عالمی برادری بجائے اس کے کہ وہ بشار الاسد کو روکتی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اس نے ''فرینڈز آف سیریا'' کے وزرائے خارجہ کا اجلاس بلایا جس میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، مصر اور ترکی وغیرہ کے وزرائے خارجہ شامل تھے، فیصلہ کیا کہ FSA اور بشار الاسد مخالف گروپ کو مسلح کیا جائے۔ یوں تب سے اب تک شام میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ امریکہ ہو یا روس ترکی ہو یا ایران یا سعودی عرب یہ انسانی آہ زاریاں بھلا کر ان میں سے ہر کوئی علاقائی بالادستی حاصل کرنے کے لیے خون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔

بشارِالاسد نے 2013ء میں پہلی بار کیمیائی حملے کیے پھر 2017ء میں دوسری بار کیمیائی حملے کیے اور اب فروری 2018ء میں روس نے شام کے عام شہریوں پر کیمیائی حملہ کر دیا۔ BBC اردو کے مطابق (15 مارچ 2016ء تک) ڈھائی لاکھ سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے جبکہ لاکھوں نقل مکانی پر مجبور ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق ملک میں ایک کروڑ 35 لاکھ افراد کو مدد کی ضرورت جبکہ 45 لاکھ تک رسائی ناممکن۔

''فزیشنز آف ہیومن رائٹس'' کے مطابق ملک کے 240 ہسپتالوں پر 336 حملے ہوئے جن کے نتیجے میں طبی عملے کے 697 ارکان مارے گئے۔

طبی سہولتوں کی کمی کی وجہ سے زخمی لوگوں کو بے ہوش کئے بغیر آپریشن کئے جاتے ہیں۔

روس نے جو حالیہ بمباری شام پر کی ہے اس کی رپورٹ میں The Guadian کے مطابق یہ ہے کہ یہ حملہ سویلین پر کیا گیا جس کی وجہ سے 520 لوگ مارے گئے اور ہزاروں لوگ زخمی ہوئے۔

شام کی کہانی بڑی دردناک اور دل دہلا دینے والی ہے لیکن اس پر امت مسلمہ کی بالخصوص اور بین الاقوامی برادری کی بالعموم خاموشی نہایت شرمناک ہے۔ آج دہشت گردی کی اصطلاح وضع کر کے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جا رہا ہے۔ جہاں امریکہ، روس، برطانیہ کے مفادات کو ٹھیس پہنچے وہاں وہ حملہ کر دیتے ہیں اور اس ملک کی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اینٹ سے اینٹ بجا دیتے ہیں آج وقت ہے کہ ہم سمجھ سکیں کہ روس ہو یا امریکہ کا ٹارگٹ دہشت گرد نہیں بلکہ اپنے مفادات کا تحفظ اور امت مسلمہ کو پابند سلاسل کرنا ہے اور یہ صلیبی جنگوں کا تسلسل ہے۔ مسلمان برما میں، فلسطین میں، عراق اور شام میں اور کشمیر میں گاجر مولی کی طرح کاٹے جا رہے ہیں لیکن مسلمانوں کو قتل کرنے والوں کو کوئی دہشت گرد نہیں کہتا نہ ہی ان ممالک کے افراد پر کوئی پابندی عائد ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص اسلام کا لیبل لگا کر کوئی ایسا دہشت گردی کا عمل کرتا ہے تو پورے عالم اسلام کے لیے زمین تنگ کر دی جاتی ہے۔

قصور ان مغربی قوتوں کا نہیں بلکہ ہمارا امت مسلمہ کا اپنا ہے۔ سعودی عرب نے 40 اسلامی ممالک کی متحدہ فوج بنائی لیکن وہ صرف اپنے مفادات اور یمن کو تہ و بالا کرنے کے لیے برما میں مسلمانوں کی نسل کشی ہو یا فلسطین میں مسلمانوں کا قتل عام ہو، کشمیر ہو یا شام ہر طرف مسلمانوں کے خون کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے لیکن اسلام کے نام نہاد ٹھیکیدار کا ایک بھی مذمتی بیان تک نہیں آتا۔ پاکستانی میڈیا امریکہ کے کتے مر جانے پہ بریکنگ نیوز بناتی ہے اور افسوس کی بات کہ ملک شام پر کسی بھی نیوز چینل نے رپورٹنگ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ پاکستانی حکومت انڈیا کے اداکاروں کے مرنے پر تو آفیشل طور پر اظہار تعزیت کرتی ہے لیکن امت جائے بھاڑ میں، لہٰذا جب تک ہم بحیثیت مسلم قوم ایک دوسرے کے دکھ درد کو اپنا درد نہ سمجھیں گے تب تک ہمیں ایک ایک کر کے دہشت گرد بنا کر مارا جائے گا۔ اللہ امت مسلمہ کو اتفاق کی نعمت عطا فرمائے اور ہماری عظمت رفتہ کو واپس لوٹائے۔ آمین

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 3

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآنی اُسلوب

خواجہ غلام دستگیر فاروقی

اسلوب نمبر 2

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ (۱)

''اور (اے محمد ﷺ) جو اپنے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان کے احوال دریافت کرلو۔ کیا ہم نے (اللہ) رحمٰن کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے؟''

اس آیت طیبہ میں اللہ تعالیٰ حضور نبی مکرم ﷺ سے مخاطب ہے کہ آپ اپنے سے قبل انبیاء ورسل علیہم السلام سے دریافت فرمائیے کہ کیا کسی نبی اور رسول نے اللہ کے سوا کسی اور معبود کی عبادت کی تبلیغ کی ہے۔

حضرت صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔
رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے ادیان وملل کو تلاش کرو کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہل کتاب سے دریافت کرو کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللہ کی عبادت کی اجازت دی تاکہ مشرکین پر ثابت ہو کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی یہ بھی ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم ﷺ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کی کہ اے سرور اکرم اپنے سے پہلے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

انبیاء سے دریافت فرمالیجیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔ (۲)

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے نبی کریم ﷺ سے اپنی الوہیت کے متعلق انبیاء ورُسل سے مخاطب ہونے کے لیے فرمایا جس سے صاف دو مطلب ظاہر ہو رہے ہیں۔

1۔ اگر کوئی بعد کا مدعی رسالت مِنَ اللّٰہ ہوتا تو خداوند اس کے متعلق بھی آپ کو ہمکلام ہونے کا فرما دیتے معلوم ہوا کہ کوئی مدعی نبوت بعد میں ہے ہی نہیں۔

2۔ اور خداوند کریم کو یہ علم تھا کہ بعد میں نبوت کے مدعی جھوٹے ہیں اس لیے ایسوں کو کسی شمار میں ہی نہ لیا اور یہ گوارا نہیں کیا کہ میرا نبی آخر الزماں ایسے جھوٹے مدعیوں سے مخاطب ہوں ورنہ ضرور ارشاد ہوتا۔ (۳)

مرزائی

اس سے تو وفات مسیح ثابت ہوئی۔

محمد عمر

تمہارا دماغ معطل ہے۔ فقیر پہلے عرض کر آیا ہے کہ وہ پہلے نبیوں میں شمار ہو چکے ہیں اب ان کی آمد مدعی رسالت کی نہ ہوگی تاکہ یہ اعتراض لازم آئے۔ وہ سابقہ انبیاء ورُسل سے ہیں اس لیے رب العزت نے "مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا" فرمایا جس میں حضرت عیسیٰ بن مریم بھی شامل ہیں آپ سے بعد والے جھوٹے مدعی نبیوں میں شامل نہیں۔ سابقہ نبیوں میں شامل اور پچھلے ولیوں میں حضور اکرم ﷺ کے خدمتگار کہلائیں گے مدعی رسالت نہ کہلائیں گے اور اب نہ اُن کا یہ مقصد ہوگا۔ کیونکہ اب خاتم النبیین تشریف لے آئے ہیں۔ رسول الرسل کا زمانہ آ گیا ہے جنہوں نے آ کر ہر

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ایک کو جس سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا اور جن کے سامنے کوئی مدعی رسالت و نبوت نہیں بن سکتا۔ (۴)

اسلوب نمبر 3

سابقہ انبیاء کے ذکر میں ''مابعد انبیاء'' کا ذکر بھی

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم کے اس اسلوب میں کتنے واضح اور صریح ثبوت ہیں۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کے اس اسلوب کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بہت قابل ذکر ہے یہ کہ جب انبیاء سابقہ کا ذکر کیا تو ''ما قبل'' (پہلے والے انبیاء) اور ''مابعد'' (بعد میں آنے والے) دونوں کا ذکر کیا لیکن پیغمبر اسلام ﷺ کی باری آئی تو ہر جگہ ''ماقبل'' کا ذکر تو کیا لیکن مابعد کا ہرگز نہیں۔ ملاحظہ ہو۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (۵)

''اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کرو کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ہدایت کی اور ان سے پہلے اور پیچھے بھی ہدایت کرنے والے گزر چکے تھے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے۔''

اس نص قطعی سے ثابت ہوا کہ جن انبیاء علیہم السلام کے پہلے اور بعد میں رسول پیدا ہونے تھے ان کے ''ماقبل'' اور ان کے ''مابعد'' کا ذکر بھی ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے پہلے رسل اور انبیاء علیہم السلام تھے جن کا ذکر مولا کریم نے فرما دیا بعد کا ذکر نہ فرمانا مصطفیٰ ﷺ پر نبوت ختم ہونے کی دلیل ہے۔ اسی اسلوب سے متعلق ایک اور آیت ملاحظہ ہو:

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوۃَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا (٦)

”مگر جو لوگ ان میں سے علم میں پکے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں (سب پر) ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور روزِ آخرت کو مانتے ہیں۔ ان کو ہم عنقریب اجرِ عظیم دیں گے۔“

نوح علیہ السلام کے بعد چونکہ انبیاء اکرام پیدا ہونے والے تھے۔ اس لیے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ”مِن بَعْدِہٖ“ کا ذکر کیا گیا۔ اگر مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی یا نبوت جاری ہوتی تو جہاں تمام قرآن میں ”من قبل“ انبیاء کا ذکر ہے۔ مصطفیٰ ﷺ کے بعد نبوت کے اجراء کا ذکر تمام قران مجید میں کسی مقام پر ہی ہوتا؟ لہٰذا آپ ﷺ کے بعد نبی بنالینا یہ قرآن کریم پر پیش قدمی ہے۔ (۷)

اسلوب نمبر 4

قرآن حکیم میں خالق کائنات نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی رحمت ﷺ تک کا نقشہ نبوت بیان فرمایا غور کیجئے کہ جب آدم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی مشیت سے شجر ممنوعہ سے کھایا جس کے قریب جانے کا حکم نہیں تھا۔ شیطان ملعون نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر حضرت آدم علیہ السلام کو بھلا دیا جس کا ذکر قران مجید میں ان الفاظ میں آیا ”وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ“ کہ شیطان نے حضرت آدم اور اماں حوا علیہم السلام سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ الغرض آدم علیہ السلام شجر ممنوعہ کے پاس چلے گئے اس پر اللہ رب العزت نے جو حکم صادر فرمایا اس پر غور وفکر کی ضرورت ہے فرمایا:

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۸)

''ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

دوسری جگہ فرمایا:

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (۹)

''فرمایا کہ دونوں یہاں سے نیچے اُتر جاؤ۔ تم میں بعض بعض کے دشمن (ہوں گے) پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔''

اس مضمون کو قرآن حکیم نے الفاظ کی معمولی تبدیلی سے دوسری جگہ ذکر فرمایا جس کو قادیانی حضرات نبی رحمت ﷺ کے بعد نبوت کو جاری کرنے کے لیے بھی پیش کرتے ہیں جبکہ آیات کریمہ کا تعلق حضرت آدم علیہ اسلام کے زمانے سے ہے۔ فرمایا:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۱۰)

''اے بنی آدم (ہم تم کو یہ نصیحت ہمیشہ کرتے رہے ہیں کہ) جب ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آیا کریں اور ہماری آیتیں تم کو سنایا کریں (تم ان پر ایمان لایا کرو کہ) جو شخص (ان پر ایمان لا کر اللہ سے) ڈرتا رہے گا اور اپنی حالت درست رکھے گا تو ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عزیزم! مذکورہ آیات بینات میں ابتداء آفرینش کا ذکر کیا جارہا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کو حکم فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت ورسالت کا سلسلہ شروع کرنا چاہتا ہوں اور فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے بعد بھی انبیاء ورسل کثیر تعداد میں ہوں گے اور لوگوں کے لیے ان کی اتباع ضروری ہوگی اس جگہ ''رُسُل'' جمع کے صیغہ سے بیان فرمایا ہے اور انبیاء کی تعداد بھی متعین نہیں کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد کافی تعداد میں انبیاء اکرام ورسل عظام مبعوث ہوں گیں۔ اس نقشے کو ذہن میں اتارتے ہوئے آگے بڑھے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام اور جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور آیا تو اس میں بھی یہی اعلان کیا گیا کہ ان جلیل القدر نفوس قدسیہ کے بعد بھی بکثرت انبیاء اکرام ہوں گے۔ ارشاد ربانی ہوا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ (۱۱)

''اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو وقتاً فوقتاً جاری رکھا تو بعض تو ان میں سے ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے خارج از اطاعت ہیں۔''

کتنا واضح فرمایا کہ حضرت آدم ثانی اور جدالانبیاء علیہم السلام پر نبوت ورسالت کا دروازہ بند نہیں کیا گیا بلکہ ان کے بعد بھی بکثرت انبیاء اکرام ہوں گے اور یہاں بھی جمع کا صیغہ ''رُسُل'' ارشاد ہوا۔ پھر یہی اسلوب بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی جاری کیا اور فرمایا:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ ۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (۱۲)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

"اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو کھلے نشانات بخشے اور روح القدس (یعنی جبرئیلؑ) سے ان کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم سرکش ہو جاتے رہے اور ایک گروہ (انبیاء) کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے۔"

یہ آیت طیبہ بھی واضح اعلان کر رہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی نبوت رسالت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ ان کے بعد بھی بکثرت انبیاء آئیں گے جو آتے رہے ہیں جن کو اللہ کریم نے "با الرُسُل" کہہ کر بیان فرمایا۔

حضور ختمی مرتبت کی شان خاتمیت

لیکن قربان جاؤں نبی رحمت ﷺ خاتم النبیین کی شان ختم نبوت کے کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم کی باری آئی تو اس عظیم مبشر احمد ﷺ نے آکر دنیا کے سامنے اعلان کیا کہ اے لوگو! اب میرے بعد سلسلہ نبوت ورسالت کثیر تعداد میں نہیں ہوگا۔ انبیاء کی کثرت نہیں ہوگی تعداد غیر محدود نہیں ہوگی جیسے مجھ سے پہلے انبیاء کے بعد سلسلہ چلتا رہا ہے۔ بلکہ میرے زمانے میں نبوت ورسالت کے اس عظیم سلسلہ میں انقلاب ہوگا وہ یوں کہ مجھ سے پہلے انبیاء اکرام کی آمد کو "الرُسُل" کے لفظ سے بیان فرمایا جاتا رہا ہے اب "بِالرُسُل" یعنی جمع کی بجائے واحد کا لفظ "بِرَسُول" کہہ کر فرمایا پہلے کی طرح غیر محدود اور غیر متعین رسولوں کی آمد کا تذکرہ نہیں ہوگا۔ سابق طریقہ بیان کو بدل دیا گیا۔ صرف اور صرف ایک رسول ہاشمی ﷺ کی اطلاع دی۔ سبحان اللہ! آپ کے اسم مبارک "احمد" کی بھی تعیین فرمادی۔ تاکہ قادیان کا کوئی غلام احمد یہ دعویٰ نہ کر سکے کہ "احمد" نام کا مصداق میں ہوں۔

مولانا فیض احمد اویسی اسی بات کو بیان کرتے ہیں کہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد صرف ایک رسول کا آنا باقی تھا اور وہ یہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ان کی تشریف آوری کے بعد قیامت تک ان کے علاوہ کسی نبی ورسول کی آمد متوقع نہیں۔ (۱۳)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

چنانچہ ارشادِ ربانی ہوا۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ (۱۴)

''اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس تمہارے اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آ چکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر ﷺ جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ﷺ ہوگا ان کی بشارت سناتا ہوں۔ (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔''

قارئین وقاریات! آپ نے دیکھا کہ سابقہ انبیاء اکرام نے تو اپنے بعد کے زمانے میں جمع کے صیغہ کے ساتھ نبیوں اور رسولوں کی آمد کی خبر دی مگر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے صرف رسول احمد ﷺ کی ہی بشارت دی اور بس۔ لہٰذا جب وہ رسول رحمۃ للعلمین وخاتم النبیین کی جلوہ گری ہوئی تو خالق کائنات نے ساری دنیا کے لیے اعلان فرما دیا کہ اب وہ کائنات کی عظیم المرتبت، مقدس اور جلیل القدر ہستی جو وجہ آفرینش کائنات اور اولین نور من اللہ تشریف لا چکے جو کفر وشرک کی ظلمتوں کے طلسم کو توڑ کر رکھ دے گا۔ جو ایک دنیا کو خارزار غم والم سے نکال کر آرام وراحت کے فردوس میں پہنچا دے گا۔ جن کی تعلیم وتلقین تا قیام قیامت مخلوق خدا کو ہدایت ونجات کی سند دیتی رہے گی۔ غلام وآقا برابر اور شاہ وگدا ہمسر ہو جائیں گیں۔ ویرانے گلستان اور دیوانے علم وحکمت کے پاسبان نظر آئیں گے۔ ہر متکبر کی کبریائی کو اس کے فقیر اور ہر فرعون بے سامان کی باطل خدائی کو اس کے نخچیر ٹھکرا دیں گے اور جس کے بعد کسی اور کو نبوت ورسالت کا تاج نہیں پہنایا جائے گا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کیونکہ میں وحدہ لاشریک نے ختم نبوت کا تاج اس محبوب ﷺ کے سرانور پر سجا کر ختم نبوت میں اس کو وحدہ لاشریک کردیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا(۱۵)

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر ﷺ اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں) اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔''

امام احمد رضا قادری نے کیا خوب فرمایا:

آتے رہے انبیاء کَمَا قِیْلَ لَھُمْ
اَلْخَاتَمُ حَقُّکُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفتر تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کے اَکْمَلْتُ لَکُمْ

حوالہ جات

۱۔ الزخرف:45 ۲۔ مرادآبادی،نعیم الدین،مولانا،تفسیر خزائن العرفان زیر آیت
۳۔ اچھروی،مولانا،محمد عمر،مقیاس النبوۃ،ج2،ص22،21
۴۔ اچھروی،مولانا،محمد عمر،مقیاس النبوۃ،ج2،ص22،23
۵۔ احقاف:21 ۶۔ النساء:162
۷۔ اچھروی،مولانا،محمد عمر،مقیاس النبوۃ،ج2،ص34 ۸۔ البقرہ:38
۹۔ طٰہٰ:123 ۱۰۔ الاعراف:35 ۱۱۔ الحدید:26
۱۲۔ البقرہ:87 ۱۳۔ مولانا،فیض احمد اویسی،مقالات ورسائل ختم نبوت،ص102
۱۴۔ الصّف:6 ۱۵۔ الاحزاب:40

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حقیقتِ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد اشرف نور، ایم اے اردو، اورینٹیل کالج جامعہ پنجاب

اَللہ جَلَّ مَجْدُہٗ کے عبد منیب اور حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جو آنسو طائف کی زمین پر ٹپکے، خون کے جو معطر قطرے گلشن اسلام کی آبیاری کے لیے جسم اطہر سے بہے، شان کریم نے انہیں موتی سمجھ کر چن لیا اور دعا کے لیے اُٹھنے والے ہاتھ کیا اٹھے کہ قدرت کی بندہ نوازیوں نے روشن مستقبل کی کلید ان مبارک ہاتھوں میں تھما دی۔ آئے روز الطاف الٰہی کا یوں مسلسل ظہور ہونے لگا کہ خاطر عاطر پر حزن وملال کا جو غبار پڑا تھا وہ صاف ہو گیا آخر وہ مبارک رات آئی جب دست قدرت نے اپنے مادی، معنوی اور روحانی خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ نور ذات پر صفات کے جو پردے پڑے تھے ایک ایک کر اٹھنے لگے۔ یکبار اں مسافتیں سمٹتی گئیں اور عبد کامل حریم قدس میں ''دنا فتدلٰی'' کی منزلیں طے کرتا ہوا قرب وحضوری کے اس مقام رفیع پر فائز کر دیا گی جس کی تعبیر زبان قدرت نے ''فکان قاب قوسین اَوْ ادنی'' کے پیارے کلمات سے فرمائی۔ اس سے مزید قرب کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا اور اس قرب خاص کے بیان کے لیے اس سے دل نشین کوئی اسلوب بیان اختیار نہیں کیا جاسکتا۔

واقعہ معراج اپنی اہمیت وفضیلت کے پیش نظر اس بات کا مقتضی ہے کہ اس پر تفصیلی بحث کی جائے اور واقعہ معراج سے متعلق وارد ہونے والے جمیع اعتراضات اور شکوک و شبہات کا حقیقت پسندی سے جائزہ لیا جائے اور اکابر صحابہ اور ائمہ وعلماء اسلام کے آراء واقوال کی روشنی میں جوابات ذکر کیے جائیں۔ لیکن رسالہ کے اختصار کے پیش نظر صرف دو باعث نزاع واختلاف امور کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا۔

1۔ معراج جسمانی ہوا یا خواب میں؟

2۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمانی آنکھوں کے ساتھ دیدار الٰہی کیا یا نہیں؟

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

معراج جسمانی ہوا یا خواب میں

معراج کو خواب قرار دینے والو کے دلائل واعتراضات:

بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ معراج خواب اور بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ معراج صرف آپ ﷺ کی روح کو کرائی گئی آپ ﷺ کے جسم کو معراج نہیں ہوئی تھی۔

امام ابو جعفر محمد جریر طبری روایت کرتے ہیں:

عتبہ بن مغیرہ بن الاخنس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے رسول اللہ کی معراج کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے یہ کہا کہ یہ اللہ کی طرف سے سچا خواب تھا۔ (۱)

محمد بیان کرتے ہیں مجھ سے بعض آل ابی بکر نے کہا کہ حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کا جسم گم نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح کو سیر کرائی تھی۔ (۲)

قرآن مجید کی ایک نقلی دلیل سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (۳)

اس آیت سے یہ استدلال کیا جاتا ہے رؤیا کا معنی خواب ہے یعنی شب معراج آپ ﷺ کو خواب میں معراج کرائی گئی تھی۔

دلائل کے جوابات:

پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ اور حضرت امیر معاویہ کے اقوال کے بارے میں لکھتے ہیں

محدثین پہلے تو اس قول (کہ نبی اکرم ﷺ کو معراج خواب کی حالت میں کروائی گئی) کی نسبت ان حضرات کی طرف کرنے کو بھی مشکوک سمجھتے ہیں اور اگر روایت ثابت

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہو بھی جائے تو ان کے قول پر جمہور صحابہ کے ارشادات کو ہی ترجیح دی جائے گی کیونکہ اس وقت حضرت صدیقہ تو بالکل کمسن بچی تھیں اور امیر معاویہ ابھی تک مشرف بہ اسلام بھی نہ ہوئے تھے نیز یہ ان صاحبان کی اپنی ذاتی رائے ہے حضور ﷺ کا ارشاد نہیں ہے۔(۴)

علامہ غلام رسول سعیدی نے بوقت معراج حضرت عائشہ کی عمر ساڑھے چار سال لکھی ہے۔(۵)

اس آیت سے جو استدلال کیا گیا ہے:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (۶)

''اور ہم نے جو آپ کو رؤیا دکھایا وہ صرف اس لیے تھا لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کریں۔''

علامہ غلام رسول سعیدی روح المعانی کے حوالے سے لکھتے ہیں

رؤیا نیند اور بیداری دونوں میں دیکھنے کے لیے آتا ہے اور جمہور کے نزدیک یہ رؤیا بیداری میں روح اور بدن کے ساتھ واقع ہوا ہے۔(۷)

پیر کرم شاہ الازہری ؒ لکھتے ہیں

اکثر مفسرین کی یہ رائے ہے اس آیت کا تعلق واقعہ معراج سے ہے ہی نہیں بلکہ دوسرے خواب سے ہے اور اگر اسی پر اصرار ہو کہ اس آیت کا تعلق واقعہ معراج سے ہی ہے تو پھر حضرت ابن عباس کی تصریح کے بعد کوئی التباس نہیں رہتا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

ھی رؤیا عین اریھا النبی ﷺ

امام ترمذی لکھتے ہیں

ھذا حدیث حسن صحیح(۸)

علامہ ابن عربی اندلسی حضرت ابن عباس کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا:

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اگر معراج عالم خواب کا واقع ہوتا تو کوئی اس سے فتنہ میں مبتلا نہ ہوتا اور کوئی اس کا انکار نہ کرتا کیونکہ اگر کوئی شخص خواب میں اپنے آپ کو دیکھے کہ وہ آسمان کو چیرتا ہوا اوپر جا رہا ہے یہاں تک کہ وہ کرسی پر جا بیٹھ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے گفتگو فرمائی ہے تو ایسے خواب کو کبھی مستبعد اور خلاف عقل قرار دے کر اس کا انکار نہیں کیا جاتا۔ (۹)

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری لکھتے ہیں:

جس شخص نے یہ کہا کہ صرف آپ ﷺ کی روح نے معراج کی اور یہ جسمانی معراج نہ تھی یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ واقعہ آپ ﷺ کی نبوت پر دلیل نہ ہوتا اور نہ اس کی حقیقت کا منکرین انکار کرتے۔ (۱۰)

امام قرطبی لکھتے ہیں:

اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ''بروح عبدہ''، ''بعبدہ'' نہ فرماتا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (۱۱)

نہ نظر ایک طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

سورۃ النجم کی آیت بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ بیداری کا واقعہ تھا۔ (۱۲)

اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج کا آغاز لفظ ''سُبْحٰنَ'' سے کیا۔ گویا معراج کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی شان قدرت اور نبی اکرم ﷺ کی شان محبوبیت کو ''بعبدہ'' الفاظ سے تعبیر کیا اور یہ کامل دلیل تب ہی بنے گی جب یہ حالت بیداری میں جسمانی طور پر ہوگا۔

جمہور امت کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ جسمانی طور پر جلوہ رب لم یزل دیکھنے کے لیے بلائے گئے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ اللہ کی بارگاہ ایزدی میں پہنچنے تک کیفیات کیسی بھی تھیں؟

سید سلیمان ندوی کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پھر شاہد مستورازل نے چہرہ سے پردہ اٹھایا اور خلوت گاہ راز میں ناز و نیاز کے وہ پیغام ادا ہوئے جن کی لطافت و نزاکت بار الفاظ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

''اے رب محبوب کائنات معراج کے قرب خاص کے لمحات کے
صدقے ہمیں جلوہ دیدار مصطفیٰ عطا فرما آمین''

توں معنی و النجم نہ سمجھا تو عجب کیا
ہے ترا مدّ و جزر ابھی چاند کا محتاج
(علامہ اقبال)

حوالہ جات

۱۔ امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، جامع البیان، ج17، ص349، ناشر موسسہ الرسالۃ
۲۔ ایضاً، ص350
۳۔ بنی اسرائیل:60
۴۔ پیر کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن، ج2، ص627، ضیاء القرآن پبلی کیشنز
۵۔ علامہ، غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، ج6، ص619، فرید بک سٹال، لاہور
۶۔ بنی اسرائیل:60
۷۔ تبیان القرآن، ج6، ص619
۸۔ ابو عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب من سورۃ بنی اسرائیل
۹۔ ابن عربی، احکام القرآن، ج3، ص1195
۱۰۔ امام طبری، جامع البیان، ج17، ص350
۱۱۔ النجم:17
۱۲۔ الجامع احکام القرآن، ج10، ص189

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وقت کی اہمیت

علامہ محمد عامر سعید نقشبندی، ناظم اعلیٰ، جامعہ غوثیہ سعیدیہ، تحصیل دینہ، جہلم

جن شخصیات نے دین و دنیا کے متعلق نمایاں خدمت سرانجام دی ہیں ان کی صفات حسنہ میں سب سے اہم وصف وقت کی قدر دانی ہے یہی وصف تمام ترقیات کی اساس ہے دنیوی زندگی میں ملنے والا وقت بے بدل نعمت ہے۔

مشہور فرانسیسی فلسفی ادیب "وولٹائر" نے اپنی کتاب "زیڈگ" "تقدیر کا ایک بھید" میں ایک دلچسپ سوال وجواب ذکر کیا ہے مہگی نے زیڈگ سے سوال کیا۔ دنیا کی چیزوں میں سے وہ کون سی چیز ہے جو سب سے زیادہ طویل ہے مگر سب سے مختصر بھی سب سے تیز رفتار بھی اور سست ترین بھی، سب سے زیادہ تقسیم ہو جانے والی بھی اور سب سے زیادہ نظر انداز بھی کی جاتی ہے مگر اسی کا سب سے زیادہ افسوس بھی ہوتا ہے۔ ایسی چیز جس کے بغیر کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا جو معمولی چیزوں کو ختم کر دیتی ہے مگر غیر معمولی چیزوں کو دوام بخش دیتی ہے؟

زیڈگ نے بلا تردد جواب دیا وقت سے زیادہ طویل کوئی چیز نہیں کیونکہ یہ ہمارے منصوبوں آرزوؤں کی تکمیل کے لیے ہمیشہ ناکافی ثابت ہوتا ہے اس سے زیادہ سست رفتار کوئی چیز نہیں اُس کے لیے جو کسی امید وانتظار میں ہو، اُس سے زیادہ تیز رفتار کوئی شے نہیں اُس کے لیے جو خوشی ومسرت کے لمحات میں ہو، طول میں یہ ابدیت تک جاسکتا ہے اور چھوٹا ہونے کی بات ہو تو سیکنڈ کے ہزاروں میں کیا کروڑوں اربوں حصے تقسیم ہوسکتا ہے۔ ہر شخص اسے نظر انداز کرتا ہے اور سب ہی اس کے ضائع ہونے پر افسوس کرتے ہیں وقت کے بغیر کچھ نہیں کیا جاسکتا یہ ہر معمولی واقعہ کو آئندہ نسل میں منتقل ہونے سے قبل

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہی طاق نسیان کے حوالے کر دیتا ہے اور ہر ایسے عمل کو لافانی بنا دیتا ہے جو واقعی عظیم ہو۔

تاریخ میں ہمیشہ نامور قوموں نے وقت کی قدر کو اپنا نصب العین قرار دیا ہے خاص طور پر مسلمان قوم جو ایک درخشاں تاریخ رکھتی ہے اور جس کے جاہ وجلال اور عظمت و سطوت کے پرچم صدیوں سر بلند رہے ہیں وقت کی قدر اِن کے مذہبی فرائض میں شامل ہے اور زور دانائی وقت ان کی تاریخی خصوصیت ہے وہ صدیوں تک دنیا پر چھائے رہے علم وحکمت کے میدانوں میں بڑھے اور اقوام عالم کے سامنے ترقیوں کے منازل طے کرتے رہے ان کے علم ودانش کی درس گاہیں تو وقت کی اہمیت کی پابند تھیں تاہم عیش فراواں اور وسعت وحکومت رکھنے والے بادشاہوں کے درباروں میں بھی یہ سبق سکھایا جاتا تھا کہ جو کام فائدے سے خالی ہو اس میں اپنا وقت ضائع نہ کیا جائے۔

کسی عربی شاعر کا شعر ہے کہ

وَالْوَقْتُ اَنْفَسُ مَا عُنِیْتُ بِحِفْظِہٖ
وَاَرَاہُ اَسْھَلَ مَا عَلَیْکَ یَضِیْعُ

''یعنی وقت ایک نفیس ترین شے ہے جس کی حفاظت کا مکلف بنایا گیا ہے۔ جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہی چیز تمہارے پاس سب سے زیادہ آسانی سے ضائع ہو رہی ہے۔

اگر ہم روزانہ ایک کتاب کے صفحات کا مطالعہ کرتے تو سال بھر میں ساڑھے سات ہزار صفحات پڑھ سکتے تھے لیکن ہم نے وقت کی قدر نہ کی ہم نے ناخلف اولاد کی طرح اس بیش بہا دولت کو اندھا دھند ضائع کر دیا اس سے ہماری زندگی اور صحت دونوں لٹ گئیں ہم نے لمحوں کی قدر نہ کی جس کی وجہ سے منٹوں کو ضائع کر دیا منٹوں کی قدر نہ کرنے سے گھنٹوں کو، گھنٹوں کی قدر نہ کرنے سے دنوں کو، اور دنوں کی قدر نہ کرنے سے ہفتوں کو، اور ہفتوں کی قدر نہ کرنے سے مہینوں کو، اور مہینوں کی قدر نہ کرنے سے سالوں کو ضائع کر دیا۔

سفینہ حیات بڑھتے بڑھتے ساحل عمر کے قریب ہوتا رہتا ہے اس منزل کے کنارے کھڑے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہوکر وہ حیات کے مسافر کو منزل رفتہ کی یاد ستائے ہوئے یہ بھی کہنا پڑھتا:

فَأُخْبِرُهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ

وقت کی قدر عمر عزیز کی اہمیت اور اس کے احساس اور تعمیری زندگی تیار کرنے کی طرف نبی رحمت ﷺ کی احادیث میں بھی مختلف اسلوب و انداز سے توجہ دلائی گئی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ وِ صِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَ فِرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ (کتاب الرقاق، مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث ۴۹۴۴)

"پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو، موت سے پہلے زندگی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، مشغولیت سے پہلے فراغت کو، بڑھاپے سے پہلے جوانی اور فقر سے پہلے مالداری کو۔

امام بخاری نے کتاب الرقاق میں ایک حدیث اس حوالے سے نقل کی ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَلصِّحَةُ والْفَرَاغُ۔

(ترمذی، کتاب الزھد)

دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔

انسان کو صحت کی قدر اس وقت ہوتی ہے جب بیماری کی تکلیف سر پر آ جاتی ہے اور دوسری نعمت کی قدر ان لوگوں سے پوچھیے جو فراغت کی چند گھڑیوں کے لیے ترستے ہیں۔ (جاری ہے)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فتنہ منکرین ختم نبوت کے بارے میں تاجدار ختم نبوت کی پیشین گوئی

ڈاکٹر میاں محمد یٰسین، اوکاڑہ

اللہ عزّ اسمُہٗ نے اپنے نبی مکرم حبیب معظم ﷺ پر سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا اور وحی نبوت کا نزول ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ ہر راہرو حق کا جویا ہے اس پر لازم ہو گیا کہ وہ اس نبی مکرم ﷺ کے نقوش پا کو اپنا خضر راہ بنائے۔ یہی وہ چشمہ فیض ہے جس سے تمام نوع انسانی کو روزِ قیامت تک سیراب ہونا ہے۔ اس کی بتائی ہوئی راہ کو چھوڑ کر کوئی بھی منزل مراد تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو اس چشمہ شیریں سے اپنی پیاس نہ بجھائے، اس کے مقدر میں تشنہ لبی کے سوا کچھ نہیں۔ جس نے اس کے دامن رحمت کو چھوڑ دیا وہ ہمیشہ کے لئے شقاوت و محرومی کی دلدل میں پھنس کر رہ گیا۔

جب حقیقت یہ ہے تو پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ کاروانِ انسانیت کو یہ نبی ان تمام خطرات سے آگاہ نہ کر دے جو قیام قیامت تک پیش آنے والے ہیں۔ ان فتنوں کی واضح طور پر نشاندہی نہ کر دے جو ان کے خرمن ایمان پر بجلیاں بن کر گرنے والے ہیں اور انہیں ایسے موڑوں اور چوراہوں سے باخبر نہ کر دے جہاں سے وہ بھٹک سکتے ہیں اور غلط ڈگر پر چل کر اپنے آپ کو برباد کر سکتے ہیں۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ختم نبوت کا یہ تقاضا تھا کہ حضور ﷺ ان فتنوں اور فتنہ بازوں اور راہزنوں سے اپنی امت کو مطلع فرما دیں جو کسی زمانہ میں لوگوں کی گمراہی اور تباہی کا سبب بننے والے تھے۔

چنانچہ کتب احادیث میں بکثرت ایسی احادیث صحیحہ موجود ہیں جن میں خاتم النبیین ﷺ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نے ایسے فتنوں اور فتنہ بازوں کی مکمل طور پر نشاندہی فرمائی ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صاحب سر رسول اللہ ﷺ (راز دانِ رسالت) کے لقب سے معروف ہیں، سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

۱۔ وَاللّٰهِ اِنّی لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِکُلِّ فِتْنَةٍ هِیَ کَائِنَةٌ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ السَّاعَةِ وَمَالِیْ اَلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسَرَّ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا لَمْ یُحَدِّثْهُ غَیْرِیْ۔ لٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ یُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَایکدن یَذَرْنَ شَیْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ کَرِیَاحِ الصَّیْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا کِبَارٌ قَالَ حُذَیْفَةُ فَذَهَبَ اُولٰئِكَ الرَّهْطُ کُلُّهُمْ غَیْرِیْ۔ (۴۱)

بخدا ہر فتنہ جو قیامت تک برپا ہونیوالا ہے، میں اسے تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، اس کی وجہ یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہی رازداری سے ان کے متعلق بتایا ہو بلکہ حضور ﷺ نے ایک مجلس میں انہیں بیان کیا جس میں میں بھی حاضر تھا۔ حضور ﷺ نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا۔ ان میں سے تین ایسے فتنے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے اور ان میں سے کئی فتنے موسم گرما کی آندھیوں کی طرح ہیں۔ ان میں سے بعض چھوٹے ہیں اور بعض بڑے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان حاضرین مجلس میں سے اب میرے سوا کوئی باقی نہیں۔

۲۔ انہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

۳۔ وَ اللّٰهِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوا۔ وَاللّٰهِ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَائِدِ الْفِتْنَةِ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مَنْ مَعَہٗ ثَلَاثُ مِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْسَمَّاہٗ لَنَا بِاِسْمِہٖ وَاِسْمُ اَبِیْہِ وَاِسْمُ قَبِیْلَتِہٖ۔ (۴۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں بخدا میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھیوں نے اسے فراموش کر دیا یا دانستہ انجان بنے بیٹھے ہیں۔ بخدا اختتام دنیا تک جتنے فتنے برپا ہونے والے ہیں ان کے ایسے قائد جن کے پیرو تین سو یا زائد ہوں گے حضور ﷺ نے ایسے قائد کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام ہمارے سامنے ذکر فرما دیا۔

ان ارشادات سے مقصد یہ تھا کہ امت اسلامیہ ان فتنہ بازوں کے دام فریب میں پھنس کر راہِ حق سے منحرف نہ ہو جائے۔ کوئی بدقماش ان کی متاع ایمان کو لوٹ کر نہ لے جائے۔

ان تمام فتنوں میں سب سے مہلک فتنہ وہ تھا جو انکارِ ختم نبوت کی صورت میں نمودار ہونے والا تھا۔ کئی طالع آزما اپنی ناموری اور شہرت کے لئے نبوت کا سوانگ رچانے والے تھے۔ ان لوگوں کی فتنہ انگیزیوں سے صرف یہی نہیں کہ ملّت اسلامیہ کا امن و سکون برباد ہونے والا تھا اور لوگوں کے ایمان ویقین میں شک وارتیاب کا زہر گھولا جانے والا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ یہ فتنہ ملت اسلامیہ کی وحدت اور یکجہتی کو پارہ پارہ کرنے والا تھا اور اسلام میں تحریف وتغیر کا ایسا دروازہ کھولنے والا تھا جس سے اس چشمہ فیض کے مکدر ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے سرور کونین خاتم النبیین ﷺ نے خصوصیت سے اس فتنے کا ذکر کر کے اپنے غلاموں کو ہوشیار کر دیا کہ وہ ایسے جھوٹے اور کذاب مدعیان نبوت کے چنگل میں اسیر نہ ہو جائیں۔

۳۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ
ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَانَبِیَّ
بَعْدِیْ۔ (۴۳)

یعنی میری امت میں تیس جھوٹے نمودار ہوں گے۔ ان میں ہر ایک دعویٰ کرے گا وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

۴۔ اسی مفہوم کی ایک دوسری حدیث ہے جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جس میں حضور ﷺ نے فرمایا:

لا تقوم الساعة حتی یبعث دجّالون کذابون قریبًا من
ثلاثین کلُّھم یزعم انه رسول اللّٰه۔ (۴۴)

یعنی قیامت نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب دجال اور کذاب نمودار نہ ہوں۔ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ رسول اللہ ہے۔

آپ ان احادیث میں مکرر غور فرمایئے! ہادی برحق نے کتنی فصاحت سے اپنی امت کو ایسے بدبخت لوگوں کی شرانگیزیوں سے متنبہ فرما دیا۔ پہلی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ وہ تیس کذاب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں پھر خاتم النبیین کی تشریح بھی خود فرما دی کہ کوئی محرّف اس کی غلط تاویل کر کے لوگوں کو گمراہ نہ کر دے۔ فرمایا لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ دوسری حدیث میں ان جھوٹے مدعیان نبوت کو کذاب کے ساتھ دجال بھی فرما دیا۔

لغت عرب میں دجال کی یہ تشریح کی گئی ہے۔

الدجال المموّہ۔ وسمی دجّالًا لتمویھه علی الناس
وَتلبیبهٖ و تزیینهِ الباطل۔ (لسان العرب)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

یعنی دجال ملمع ساز کو کہتے ہیں جو لوہے پر سونے کا پانی چڑھا کر لوگوں کو دھوکہ دے۔ دجال کو دجال اس لئے کہا جائے گا کہ وہ لوگوں کے سامنے چکنی چپڑی باتیں کرے گا، باطل کو حق کا لباس پہنائے گا اور اس کو اپنی لن ترانیوں سے مزین کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرے گا۔

ان واضح تصریحات کے بعد ہر وہ شخص جو نبی مکرم رسول معظم ﷺ پر صدق دل سے ایمان لایا اور حضور ﷺ کے جملہ ارشادات کو برحق اور سچ تسلیم کرتا ہے، وہ کبھی بھی کسی ملمع ساز کے دجل وفریب کا شکار ہو کر عقیدۂ ختم نبوت سے انکار نہیں کر سکتا اور نہ کسی کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اس کی نبوت کا اقرار کر سکتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان روشن ارشادات سے تمام فرزندانِ اسلام پر حجت تمام کر دی۔ اب اگر کوئی گمراہی کے اس غلیظ اور گہرے گڑھے میں گرنا چاہتا ہے تو اس کی مرضی، اس کے مرشد کامل نے تو اس کو سمجھانے کا حق ادا کر دیا۔

حوالہ جات

۴۱۔ سر دلبراں، ماہنامہ ضیائے حرم، فروری 2011ء، ج 41، ش 5، ص 7 تا 11

۴۲۔ سر دلبراں، ماہنامہ ضیائے حرم، اسلام آباد، فروری 2015ء، ج 5، ش 5، ص 3 تا 5

۴۳۔ احبار، باب 42۔ درس 17 تا 21

۴۴۔ سر دلبراں، ماہنامہ ضیائے حرم، جنوری 2011ء، ج 41، ش 4، ص 7 تا 11

(بشکریہ ماہنامہ "ضیائے حرم")

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شب برأت مغفرت کی رات

حافظ محمد قاسم اسلام، شیخ زید اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا تو روز اوّل سے ہی اس کی اصلاح وفلاح کے لیے انبیاء علیہم السلام کو راہنما بنا کر بھیجا۔ چنانچہ امم سابقین کی لمبی عمروں کی وجہ سے اپنی عبادت میں بڑھ جانے کا شکوہ جب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی راتیں عطا فرمائیں ہیں کہ جس کی ایک رات کی عبادت ہزار ہا سال پر فوقیت رکھتی ہے انہیں راتوں میں سے ایک شب برأت ہے۔ برأت کے معنی ہیں ''نجات''۔ شب برأت کا معنی ہے گناہوں سے نجات کی رات اور گناہوں سے نجات توبہ سے ہوتی ہے، سو اس رات میں اللہ سبحانہ سے بہت زیادہ توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔

شعبان کا مہینہ

شعبان کا مہینہ رمضان المبارک کی تمہید ہے رسول کریم ﷺ شعبان کا چاند دیکھنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے کیونکہ ماہ شعبان کا چاند دیکھنے پر ماہ رمضان کے چاند کی تعیین کا بڑی حد تک مدار ہے اگر ماہ شعبان ہی کی تاریخ میں شبہ رہ جائے تو اس کی وجہ سے ماہ رمضان کی تعین میں دشواری پیش آسکتی ہے اس لیے آپ ﷺ شعبان کا چاند دیکھنے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے اور اصل بات تو یہ ہے کہ چاند کی تاریخ سے برکت حاصل ہوتی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''لوگ آپ سے پوچھتے ہیں چاند کے بارے میں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ ہمارے اوقات (تاریخوں) کا نظام ہے لوگوں کے لیے اور حج کے لیے''(۱)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شعبان کا چاند دیکھنے کا خصوصی حکم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''شعبان کا چاند دیکھنے کا خصوصی اہتمام کرو اور رمضان کے لیے اس کی تاریخیں یاد رکھو۔''

نبی کریم ﷺ کی ماہ رمضان کے لیے دعا:

ماہ رمضان کی اہمیت کے پیش نظر ہی رسول اللہ ﷺ دو مہینے پہلے رجب کا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ (۲)

''اے اللہ! برکت دے ہمارے لیے رجب اور شعبان میں اور پہنچا ہمیں رمضان تک۔''

شب برأت مغفرت کی رات:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلہ بنو کلب (عرب کا مشہور قبیلہ جن کے پاس سب سے زیادہ بکریاں تھیں) کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔'' (۳)

امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے مومنوں کو بخش دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے حتیٰ کہ وہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

اپنے کینہ کو ترک کر دیں۔(۴)

رب تعالیٰ کا اعلان:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم اس رات میں جاگو، عبادت کرو اور اگلے دن روزہ رکھو اس رات میں مغرب کے بعد سے صبح صادق تک دنیا کے آسمان پر اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی (رحمت) ہوتی ہے اور یہ اعلان ہوتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں؟ ہے کوئی عافیت مانگنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟(۵)

شب برأت میں شب بیداری اور مخصوص عبادات کرنا:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ قوت القلوب سے نقل فرماتے ہیں:

''پندرہ راتوں میں شب بیداری مستحب ہے (آگے چل کر فرمایا:) ان میں ایک شعبان المعظم کی پندرھویں رات ہے کہ اس میں شب بیدار رہنا مستحب ہے کہ اس میں مشائخ کرام سو رکعت ہزار مرتبہ ''قل ھو اللہ احد'' کے ساتھ ادا کرتے، ہر رکعت میں دس دفعہ ''قل ھو اللہ احد'' پڑھتے اس نماز کا نام انہوں نے صلوٰۃ الخیر رکھا تھا اس کی برکت مسلمہ تھی ہے اس رات (یعنی پندرہ شعبان) میں اجتماع کرتے اور احیاناً اس نماز کو با جماعت ادا کرتے تھے۔(۶)

حوالہ جات

۱۔ البقرہ:189 ۲۔ مسند احمد:2346 ۳۔ ترمذی:729

۴۔ شعب الایمان، ج2، ص21 ۵۔ (ابن ماجہ:1388)

۶۔ تبیان القرآن، ج10، ص759، بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ج7، ص418 طبع جدید لاہور

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شیر خدا، حیدر کرار، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

قاضی محمد نور اللہ نقشبندی مجددی

انتخاب: عامر علی چشتی، تحصیل لالیاں

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ماہ رجب میں پیدا ہوئے۔ تاریخ پیدائش کے بارے میں مختلف روایات ہیں جن کے مطابق رجب کی 15,23,13 تاریخ تھی۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب بن عبدالمطلب تھا اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد تھا۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ تمام صحابہ اکرام میں حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ جو نسبی تعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ درمیانے قد کے مالک تھے آپ کا رنگ سرخ وسفید، نہایت مضبوط قد و قامت کے مالک شگفتہ رو، حسین وجمیل، کشادہ پیشانی، فولادی قوت بازوؤں والے، داڑھی مبارک اور سر کے بال بہت گھنے تھے۔

آپ کے والد حضرت ابوطالب کثیر العیال تھے اس لیے حضور پُرنور ﷺ نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا یوں آپ کی پرورش کاشانہ نبوی میں ہوئی اور ہر قسم کے لہو ولعب اور بت پرستی سے محفوظ رہے۔

جسٹس پیر کرم شاہ الازہری آپ کے حضور ﷺ کی کفالت میں جانے کے متعلق لکھتے ہیں:

> جناب ابوطالب کثیر العیال تھے اور اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح خوش حال نہ تھے۔ مکہ میں قحط پڑا تو ان کی حالت اور زیادہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کمزور ہو گئی۔ رحمت عالم ﷺ سے آپ کی تکلیف دیکھی نہ جا سکی۔ حضور ﷺ اپنے چچا حضرت عباس کے پاس گئے اور انہیں اس بات کی ترغیب دی کہ ہمیں مل کر جناب ابو طالب کا بوجھ بانٹنا چاہیے۔ ان کا ایک بیٹا میں لے لیتا ہوں دوسرے کی کفالت آپ اپنے ذمے لے لیں۔ اس طرح ان کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ چنانچہ دونوں جناب ابو طالب کے پاس گئے اور اپنی آمد کا مقصد بتایا۔

حضرت ابو طالب کے چار بیٹے تھے۔ وہ سب ایک دوسرے سے 10,10 سال چھوٹے تھے۔ طالب، عقیل، جعفر اور علی انہوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو آپ میرے پاس رہنے دیں اور باقی بچوں کے بارے میں آپ لوگوں کی جو مرضی ہو کریں۔ چنانچہ حضرت علی کو جو سب سے کم سن تھے رحمت عالم ﷺ نے اپنی کفالت میں لے لیا اور جعفر کو حضرت عباس اپنے ساتھ لے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو اعلان نبوت سے پہلے ہی آغوش نبوت میں پہنچا دیا۔ (پیر محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی ج 2، ص229,230)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو ان کا نام نامی بھی حضور نبی اکرم ﷺ نے ''علی'' رکھا۔ پیدا ہونے پر اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا۔ اپنی زبان مبارک بھی ان کے منہ میں ڈال دی جسے وہ کچھ دیر تک چوستے رہے اور پھر بالآخر پرورش کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کا سایہ نصیب فرمایا۔ گویا یہ سب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظمت کی نشانیاں ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اس وقت تقریباً 10 سال تھی جب آنحضرت ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اسلام قبول فرمایا اور بہت جلد دین اسلام کو سمجھنے لگے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''اے پروردگار میں نہیں کہہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سکتا کہ اس امت میں رسول کریم ﷺ کے سوا کسی نے مجھ سے قبل تیری عبادت کی ہو۔"

حیدر کرار سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ان دس ہستیوں میں شامل ہیں جن کو آنحضور ﷺ نے جنت کی بشارت ان کی زندگی میں ہی دے دی ان کو "عشرہ مبشرہ" کہتے ہیں۔

مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا وقت آیا تو حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بستر مبارک پر استراحت کا شرف حاصل ہوا۔ اور پھر مواخات مدینہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بھائی بنے۔

سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ایک جرنیل صحابی تھے۔ آپ نے آنحضور ﷺ کے ساتھ غزوات میں بھی حصہ لیا۔ غزوہ بدر میں آپ اسلامی لشکر کے علمبردار تھے۔ مبازرت طلب ہوئی تو تین انصاری نوجوان میدان میں نکلے تو کفار نے اپنے ہمسر یعنی قریشی طلب کیے تو سیدنا حمزہ، سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نکلے۔ شجاعت حیدری قابلِ دید تھی۔ ایک ہی وار میں اپنے درمقابل ولید کو واصل جہنم کر دیا۔

غزوہ احد میں آپ نے شاندار کردار ادا کیا۔ مسلمانوں کی تھوڑی سی غلطی ہوئی اور جنگ مسلمانوں کے لیے پریشان کن صورت حال میں تبدیل ہو گئی۔ پھر دوبارہ مسلمانوں نے غلبہ حاصل کیا تو سیدنا علی المرتضٰی نے حضور اکرم ﷺ کو تلاش کیا۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ڈھال میں پانی ڈال کر سرکار دو عالم ﷺ کے منہ مبارک میں ڈالا لیکن خون بہنا بند نہ ہوا تب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ٹاٹ جلا کر اس کی راکھ سے آپ ﷺ کے زخم کا منہ بند کیا۔

غزوہ خیبر میں آپ رضی اللہ عنہ کی بہادری کا وہ تابناک باب کھلا کہ جس کی روشنی آج بھی تاریخ اسلام میں دلوں کو منور کر رہی ہے۔ جنگ کی صورت حال کچھ اس طرح تھی کہ یہودیوں نے اپنے اپ کو ایک قلعہ میں محفوظ کر لیا تھا۔ اس قلعہ کا نام خیبر تھا۔ مسلمان فوج قلعے کے باہر تھی۔ مبازرت طلبی ہوتی رہی لیکن بڑے بڑے جرنیل اور نامی گرامی سردار بھی مہم کو سر نہ کر سکے تیسرے دن سید عالم ﷺ نے فرمایا:

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کل ایسے بہادر کو علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہے اور خیبر کی فتح اس کے ہاتھ سے مقدور ہے۔ ساری رات اہل اسلام سوچتے رہے کہ کل کس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہوگی۔ اگلی صبح سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ عرض کی گئی کہ ان کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ آپ آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ فرمایا: انہیں بلایا جائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو سرکار دو عالم ﷺ نے لعاب دہن مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا تو آپ کا آشوب چشم جاتا رہا۔ یارسول اللہ ﷺ میں سب سے لڑکر ان کو مسلمان بنالوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا پھر جنگ کی طرف آنا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں اترے۔ مقابلے میں خیبر کا سردار مرحب آیا۔ اور لمبے چوڑے رجزیہ اشعار پڑھنے لگا۔ جواب میں سیدنا المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بھی اشعار پڑھے جن کا مطلب تھا:

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

میں ہمیشہ بہادری کی علامت کا شیر ہوں۔ میں دلیروں کا دلیر ہوں۔ میرے سامنے شیروں کا پتا پانی ہوجاتا ہے۔ میرا لقب ابوتراب ہے۔ میں نیزے کو سخت گاڑتا ہوں۔ میں ایک ضرب میں بڑے بڑے جبری کو نیچا دکھاتا ہوں۔ میں فاجر و فاسق کو قعر جہنم میں بھجواتا ہوں۔ لڑائی شروع ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں مرحب کا کام تمام کردیا۔ یوں وہ متکبر واصل جہنم ہوا۔

فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بت توڑے۔ اور کعبہ شریف کو پاک صاف کیا۔

تبلیغ دین کے سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا جہاں آپ کی تبلیغی کوششوں سے صرف چند دن میں ایک پورا قبیلہ ہمدان مسلمان ہوگیا۔ سیدنا علی المرتضیٰ کے لیے سب سے بڑھ کر یہ اعزاز کہ آنحضور سرور کائنات ﷺ نے اپنی لخت جگر فاطمۃ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الزہراؓ خاتون جنت کو آپ کے نکاح میں دے دیا۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ آنحضورﷺ کو اس قدر عزیز تھیں کہ ان کی آمد پر آپﷺ کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد پاک میں سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آنحضور سرورِ کائنات ﷺ کے بہت زیادہ مشابہ تھے۔

آثار کچھ حسن رضی اللہ عنہ کو ملے کچھ حسین رضی اللہ عنہ کو
یوں کھنچ گیا مرقع ہمارے رسول ﷺ کا

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا چہرہ انور آنحضورﷺ کے چہرہ انور سے زیادہ ملتا تھا۔ دونوں شہزادگان سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے۔ اور دونوں کو آنحضورﷺ نے جنتی نوجوان کا سردار کہا۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسلامی علوم و معارف کا سرچشمہ تھے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا: ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔''

ایک دفعہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ایک بار وضو میں پاؤں دھونے سے کتنے دن بعد تک مسح کیا جا سکتا ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو کیونکہ وہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا: مسافر تین دن تین رات اور مقیم ایک دن اور ایک رات۔

40ھ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نماز کے دوران ابن ملجم نے ایک سازش کے تحت شہید کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مزار پر انوار نجف اشرف میں فیض گاہ خاص و عام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے آمین۔ (بشکریہ ماہنامہ نور اسلام، ستمبر 2006)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قسط نمبر 1

اَسمَاءُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدۂ ختم نبوت پر دلالت کرنے والے چند اسماء گرامی کا تذکرہ

مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی

محبت کی پرانی رسم ہے کہ محبوب کو خوبصورت القاب سے یاد کیا جاتا ہے عموماً اس جذبہ محبت کے اظہار کے لیے مروجہ اسماء کا سہارا لیا جاتا ہے۔قران مجید کے اسلوب خطاب نے تعدادِ اسماء کا شوق پیدا کیا ہے کیونکہ قرآن مجید دیگر انبیاء کو جب ندا دیتا ہے تو ان کا ذاتی نام لیتا ہے جیسے 1۔یٰآدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ(البقرہ:35)

2۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ(الصّٰفّٰت:35)،3۔وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى(طٰہٰ:17)،

4۔يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ(مریم:7)، 5۔ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ(مریم:12)،

6۔ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا (ہود:48)، 7۔ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً(ص:26)،

8، يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ ،(آل عمران:55)، مگر پورے قرآن مجید میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''یا محمد'' کہہ کر نہ پکارا گیا بلکہ موقع محل کی مناسبت اور نفس مضمون کے مطابق صفاتی اسماء سے خطاب فرمایا جیسے يٰاَيُّهَا الرَّسُوْل، يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ، يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ، يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

قرآن مجید اور احادیث رسول میں اسماء رسول کی ایک طویل فہرست موجود ہے قدیم کتب سماویہ اور صحائف میں موجود بیشتر اسماء آپ کی ذات کے مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کرتے ہیں، مطالع السرات میں ہے

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ سَمّٰی بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدًا ﷺ بِاَسْمَاءٍ کَثِیْرَۃٍ فِی الْقُرآنِ الْعَظِیْمِ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْکُتُبِ السَّمَاوِیَۃِ وَ عَلَی السُّنَّۃِ اَنْبِیَائِہٖ عَلَیْھِمِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامِ وَ فِیْ اَحَادِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَفِیْمَا للقتہ عَلٰی اُمَّتِہٖ مما اشتہر و تلقی القبول،

اور پھر کثرت اسماء کی یوں توجیہہ کرتے ہیں:

وَ کَثْرَۃُ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰی شَرْفِ الْمُسَمّٰی لَا سِیَّمَا وَھِیَ اَوْصَافُ مَدْحٍ دَالَّۃِ عَلٰی ذٰلِکَ بِمَعَانٍ۔"

ناموں کی کثرت مسمی اور ذات شرف پر دلالت کرتی ہے۔

ارادتمندوں نے اسماء صفات کی طویل فہرستیں تیار کیں۔

- مطالع السرات میں ۱۹۹ اسماء کا ذکر ہے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے "عقل بیدار" میں 170 اسماء درج کیے۔
- آقائے حافظیان نے "لوح محفوظ" میں قرآن مجید سے 103 اور احادیث نبویہ سے 192 اسماء کا استخراج کیا۔
- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث نبویہ سے ایک ہزار سے زائد اسماء کا سراغ لگایا بلکہ اس فہرست کو دو ہزار تک پہنچایا ہے۔
- المواہب اللدنیہ میں چار سو سے زائد اسماء کا تذکرہ ہے۔

صوفی برکت علی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "اسماء النبی" کے زیر عنوان نہایت دیدہ زیب اور جاذب توجہ فہرست شائع کی ہے جو پانچ اجزاء پر مشتمل ہے جس میں 1438 اسماء النبی کو ترجمہ وضاحت اور حوالوں سے درج کیا ہے۔

شعراء کرام نے ان اسماء میں سے کثیر تعداد کو نظم کیا ہے۔

(ملخص از "برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ص 30 تا 32)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہم حضور اکرم ﷺ کے بابرکت اسماء میں سے ان چند اسماء کا ذکر کرتے ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری نبی ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

محمد ﷺ

حضور ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ آپ کے تمام اسماء کی نسبت زیادہ مشہور ہے اور آپ سے پہلے یہ نام کسی کا بھی نہیں رکھا گیا۔ مگر جب آپ کا ظہور نور کا وقت قریب آیا اور ہر خاص وعام کی زبان پر آپ کا ذکر ہونے لگا تو اہل کتاب نے اپنی اولادوں میں سے اس امید پر صرف چند اشخاص کا نام محمد رکھا کہ انہیں میں سے شاید کوئی نبی ہو جائے۔ اگرچہ سرکار کے تمام اسمائے گرامی نہایت بابرکت ہیں۔ مگر سننے میں سب سے زیادہ لذیذ اور روحانی اور سوز دروں سے گرد وغبار صاف کرنے میں یہ اسم محمد ﷺ اپنی مثال آپ ہے۔ شارح دلائل نے آغاز کتاب میں ہی ذکر کیا ہے کہ سرکار کا اسم گرامی محمد ﷺ دیگر اسماء میں معروف ہونے کی خصوصیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو روز محشر اسی نام سے پکارے گا۔ یہی نام کلمہ توحید کے ساتھ بھی مخصوص کیا گیا ہے۔ اسی نام پر آدم علیہ السلام کو کنیت عطا ہوئی، اسی نام کے حوالہ سے آپ کو شفاعت فرمانے کے متعلق کہا جائے گا، جناب حضرت حوا علیہا السلام کے حق مہر کی ادائیگی کے لیے اسی نام پر درود وسلام بھیجا گیا، حضور پرنور نے خود بھی اپنی ذات کو اسی نام سے موسوم کرتے ہوئے فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں جانِ محمد ﷺ ہے اور فاطمہ بنت محمد ﷺ کی جان ہے آپ محمد رسول اللہ کہا کرتے تھے، اسی نام سے آپ پر فرشتوں کا درود وسلام ہوتا ہے، آپ ﷺ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی نام سے پکار کر شفاعت کرنے کے متعلق عرض کریں گے، حدیث معراج وغیرہ میں جناب جبریل امین نے بھی آپ کو اسی نام سے پکارا، آپ ﷺ کو جناب ابراہیم علیہ السلام نے بھی اسی نام سے پکارا، آپ ﷺ کی پیدائش پر آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کا یہی نام رکھا، اسی نام سے آپ کو آپ کی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قوم نے پکارا، اور اسی نام سے آپ کو پہاڑوں پر مقرر فرشتے نے پکارا، جناب عزرائیل ملک الموت فرشتہ سرکار کی روح مبارک قبض کر کے روتا ہوا آسمان پر چڑھا تو وہ پکار رہا تھا وا محمداہ۔ حضور علیہ السلام خازن جنت کو اپنا یہی نام بتا کر جنت کا دروازہ کھلوائیں گے، اسم محمد آپ کی ذات کے بالکل مطابق ہے اس اسم سے معنی بسر دار بھی آپ کی ذات ہے۔ آپ تمام خوبیوں کے جامع ہے۔ آخری نبی ہونا بھی کمال ہے جو آپ کو عطا کیا گیا ہے جس پر آپ کی تعریف وتوصیف کی جاتی ہے اور کی جاتی رہے گی۔

اِکْلِیْل ﷺ

اکلیل ﷺ آپ کا یہ اسم گرامی زبور داؤد علیہ السلام میں ہے۔ ہمزہ کی کسر کاف ساکن اور لام مکسور کے ساتھ اکلیل۔ ہر اس شے کو کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز کا احاطہ کرے۔ اکلیل بادشاہوں کی پوشاکوں میں ایک ضروری چیز ہے جیسے تاج کہا جاتا ہے اور تاج بھی سر کا ہر طرف سے احاطہ کر لیتا ہے۔ کسی لپٹی ہوئی چیز کے مشابہ ہوتا ہے۔ گراں مایہ جو ہرات سے مزین ہوتا ہے اسی مناسبت سے اکلیل نام رکھا گیا۔ آپ کائنات وجود ہستی کا مکمل تاج ہیں۔ آپ کے حسن وآرائش سے حسن جہاں آباد ہے آپ آسمانِ نبوت کا بھی احاطہ کیے ہوئے ہیں جس میں کسی نئے نبی کی گنجائش نہیں۔

خَاتَمُ الْاَنْبِیَّاء ﷺ

خاتم الانبیاء تاء کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ یعنی وہ ذات جس نے نبوت ختم کی، تمام انبیاء سے آخر میں تشریف لائے اور تمام انبیاء کا آنا بند کیا۔ نہ آپ کے ساتھ کوئی نبی ہوا اور نہ ہی بعد میں۔

اس اسم میں آپ کی شریعت کے دوام کی طرف اشارہ ہے اس میں تبدیلی یا تنسیخ ممکن نہیں، کیونکہ آپ کی نبوت اور رسالت ہمیشہ کے لیے ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نہیں آ سکتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے کو تائید ملتی ہے کیونکہ وہ حضور کی ذات اور شریعت کی اتباع کریں گے، اس وصف میں حضور تمام انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں۔

داعِ ﷺ

یہ اسم دُعا سے یا دعوت سے نکلا ہے دُعا سے ہو تو اس کا معنی ہوگا ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دعا اور عاجزی وزاری کرنا۔ دعوت سے ہو تو معنی ہوگا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت پر متوجہ کرنے کے لیے دعوت دینے والے، عالم ارواح میں حضور علیہ السلام نے تمام مخلوق یہاں تک کائنات کے ہر ذرے کو دعوت الی الحق دی۔ آپ کی روح نے تمام ارواح کو دعوت دی۔ اور ذات حق جل وعلا کی طرف رہنمائی کی۔ اور اس کی توحید کی راہ بتائی۔ ارواح کو ان کے رب سے متعارف کرایا اور آپ کی ذات کریم نے کائنات کے ہر ذرہ کو ذات حق کی پہچان کرائی۔ اس ظاہری اور مثالی دنیا میں بھی عالم اجساد کو بھی حق کی طرف بلایا۔ بالخصوص انسانوں اور جنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا کر انہیں اس کی پہچان کرائی اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرایا اور امت اجابت کے تمام افراد آپ پر اول وآخر میں ایمان لائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے:

وَمَا اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ۔

''نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام لوگوں کا راہنما بنا کر۔''

''كَافَّةً لِّلنَّاسِ'' میں انبیاء ومرسلین اور ان کی امتیں متقدمین ومتاخرین سب داخل ہیں گویا آپ نے درحقیقت انبیاء مرسلین کو دعوت دی۔ اور انہوں نے آپ کی اتباع کر کے مخلوق کو دعوتِ حق دی۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قصیدہ بردہ میں حضور پُر نور ﷺ کی تعریف اس طرح کی گئی۔

وَ كُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمْ
فانہ شمسٍ ففل ھم کو اکبھا
فَاِنَّهٗ شَمْسٌ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

انبیاء ومرسلین کو جو نام بھی ملا وہ آپ کے نور کے وسیلہ سے ملا آپ آفتابِ فضیلت وبزرگی ہیں اور انبیاء اس کے ستارے جو لوگوں کے لیے اندھیرے آپ کے نور کی مدد سے اُجالا کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے:

بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً "میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

مُقَفِّیٌ ﷺ

سید وہ ہوتا ہے جو قوم کی صحیح قیادت اور پیش روی کرے اچھی عادات اور شرف و کمال میں دوسروں کے لیے ایک نمونہ ہو، سید وہ ہے جو کامل و عظیم ہو جو قوم کا رئیس ہو پوری دنیا اس کی محتاج ہو، جس کی اطاعت واجب ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں سید وہ ہے جو اپنے رب کے ہاں معزز اور مشرف ہو، سیادت مصطفیٰ کائنات کے ذرہ ذرہ کو شامل ہے، جب حضور ہمارے سردار ہیں تو کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔

مُقْتَفِی ﷺ

مُقْتَفِی آخر میں یا کے ساتھ اور مُقْتَفِ یاء کے بغیر دونوں طرح لکھا جاتا ہے یہ اسم فاعل ہے پہلے والوں کے بعد آنے والے یعنی آخر میں آنے والے پہلے انبیاء ایک

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

دوسرے کے بعد آتے رہے لیکن حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ نے تمام انبیاء و مرسلین کے حالات اور شریعتوں کی خبر دی، اس اسم میں بھی آپ کے سب سے آخر میں آنے کی اطلاع ملتی ہے۔

صادق ﷺ

آپ کے تمام اقوال اور افعال واقع کے مطابق اور نفس الامر کے موافق صحیح اور سچے ہیں بارگاہ مصطفوی کی عصمت کے پیش نظر آپ سے کذب اور جھوٹ محال سمجھنا واجب ہے اسی طرح باقی انبیاء کے لیے بھی جھوٹ ناممکن سمجھا جائے حضور نے جب کئی مقامات پر فرمادیا کہ میں آخری نبی ہوں تو آپ نے سچ فرمایا اس میں شک نہ کیا جائے۔

کَافی ﷺ

آخر میں یا کے ساتھ اور یا کے بغیر دونوں طرح لکھا جاتا ہے، آپ ﷺ اپنے متبعین کے لیے کافی ہیں آپ کے ماننے والوں کو پہلے انبیاء کی کتب کی حاجت نہیں، ان کی شریعت کی احتیاج بھی نہیں، اسی طرح حضور کافی ہیں آقا کریم کی شریعت اور لائی ہوئی کتاب کافی ہے۔ (جاری ہے)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کے عبرتناک انجام

عرفان محمود برق، عظیم مذہبی سکالر، سابق قادیانی

قرآن واحادیث کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ انسان کی تخلیق سے لیکر تا قیامت اس کائنات میں دوطرح کی طاقتیں کام کرتی رہیں گی۔ 1۔ رحمانی طاقتیں 2۔ شیطانی طاقتیں۔ دنیائے عیسائیت کا مشہور نام پادری لیڈ بیٹر جس نے قرآن واحادیث میں بیان کردہ ان حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی کتاب The Invisible Influence میں اس بات کی وضاحت کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اچھی اور بُری دونوں طرح کی طاقتوں کی آپس میں ہمیشہ سے جنگ رہی ہے۔ اچھے لوگوں میں یہ طاقتیں خدائی نصرت، خدائی مدد اور فتح کی صورت میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ برائی کے مددگار جنات وشیاطین ہوتے ہیں، یہ اپنے پیچھے چلنے والوں کی سرپرستی کرتے ہیں اور انہیں طاقت فراہم کرتے ہیں۔ لیکن جیت بالآخر اچھائی کی ہی ہوتی ہے۔ اللہ اپنی اطاعت کرنے والے اپنے خاص بندوں کو اس کا صلہ یوں دیتا ہے کہ اُن کے دکھ دُور کر دیتا ہے اور اپنی جنتوں میں انہیں داخل کر دیتا ہے۔ نافرمانوں پر ذلت کا عذاب مسلط کر دیتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ نجات کا راستہ صرف اور صرف دین اسلام ہی ہے۔ اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی ہے، اس کے علاوہ کوئی دین بھی قابل قبول نہیں۔ اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نعمت (مراد ختم نبوت) مکمل کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین چن لیا۔" (سورۃ المائدہ، پارہ 6، آیت 3)

شیطانی طاقتوں کا آلہ کار مرزا قادیانی جس نے ظلم عظیم یہ کیا کہ اسلامی تعلیمات کے حسین لباس کو اپنی تاویلات باطلہ کی قینچی سے کترنے کی ناپاک کوششیں کیں اور اپنے کفریہ، ملحدانہ اور باطل عقائد کو اسلام کا نام دے کر لوگوں میں متعارف کروایا۔ عقیدہ توحید پر حملہ کیا خود کو توحید پرست بتا کر، عزت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھپٹا خود کو عاشق رسول بتلا کر، قرآن پاک کے خلاف ہرزہ سرائی کی قرآن کا محبّ کہلوا کر، احادیثِ رسول ﷺ کو روندتا رہا، نائبِ رسول کا روپ بنا کر (نعوذ باللہ) اسلام میں اس کفر کی نوعیت کو زندیقیت اور اس کے ماننے والوں کو زندیق کہتے ہیں۔ یعنی کفر کی سب سے خطرناک قسم، کفر کی سب سے بڑی ڈگری، ایسے کافر کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی پیشاب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگا دے، شراب خانے کے باہر مسجد کا بورڈ آویزاں کر دے، سور کے گوشت کو بکرے کا گوشت کے نام پر فروخت کرے۔

مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا یہ جرم اتنا سنگین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کی شکل میں عذاب الیم تیار کر رکھا ہے اور بعض اوقات اللہ پاک ایسے مجرموں اور ان کی حمایت کرنے والوں پر عذاب کا سلسلہ اس دنیا سے ہی شروع کر دیتا ہے تا کہ اوروں کی ہدایت کا باعث بن جائے۔ آیئے اس نیت سے مندرجہ ذیل قادیانی اور قادیانی نوازوں کے عبرت ناک انجام پڑھتے ہیں کہ اپنے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کا پہرہ دیں گے۔ اور شیطانی طاقتوں کے آلہ کار ایسے زندیقوں کی صحبت سے ہر صورت بچیں گے۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

میرے قبول اسلام کی ایک وجہ:

میرا تعلق ایک قادیانی گھرانے سے تھا، اللہ رب العزت نے اپنی رحمت کے موتی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

میری جھولی میں ڈال دیئے اور میں نے قادیانی مذہب پر لاتعداد لعنتیں بھیج کر سچے دین اسلام کو قبول کرلیا۔ میرے قبول اسلام کی کئی ایک وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اللہ پاک نے کچھ خوابوں کے ذریعے سے بھی میری مدد فرمائی۔ میں نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا چٹیل میدان ہے۔ سورج کی آتشی کرنوں سے زمین کا سینہ بہت تپ چکا ہے۔ مجھ سے کچھ فاصلے پر آگ کا ایک بہت بڑا الاو روشن ہے جو مزید گرمی کا باعث بن رہا ہے۔ اتنے میں ایک خوفناک قسم کا فرشتہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے میری طرف آتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ سے میری بھی کلائی پکڑ کر اس آگ کی جانب دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ میں اُس سے اپنی کلائی چھڑانے کی بہت کوششیں کرتا ہوں لیکن وہ نہیں چھوڑتا اور آگ کی طرف بھاگتا چلا جاتا ہے۔ جیسے جیسے ہمارے اور اس آگ کے درمیان فاصلہ سمٹنا شروع ہوتا ہے ویسے ویسے گرمی کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ آخر وہ فرشتہ یک لخت مجھے چھوڑ دیتا ہے اور میں قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوں۔ گرنے کے فوراً بعد میں جیسے ہی سر اٹھا کر اس فرشتے کی جانب دیکھتا ہوں تو وہ الاو کے بہت قریب پہنچ کر مرزا قادیانی کو اس میں پھینک دیتا ہے۔ آگ بھوکے شیر کی طرح مرزا قادیانی پر جھپٹتی ہے اور اسے اپنے اندر گہرائی میں لے جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میرے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلتی ہے اور میں گھبرا کر اُٹھ جاتا ہوں۔ میرا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔ بیدار ہونے کے فوراً بعد یہ وہ موقع تھا جب میں نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے قادیانیت پر مکمل طور پر لعنت بھیجی اور اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ الحمدللہ

لمبے ڈنک والی عجیب مکھیاں:

جب میں نے اسلام قبول کیا اس سے تقریباً چھ سات سال بعد کی بات ہے میں ایک بار اپنے کسی ذاتی کام سے مناواں لاہور کے قریب ایک گاؤں ہانڈو گجر گیا جہاں قادیانیوں کا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

قبرستان بھی موجود ہے۔ اپنے کام سے واپسی پر میں نے معلومات کی غرض سے قادیانیوں کا قبرستان دیکھنے کا ارادہ کیا۔ جب قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ دور ایک قبر سیاہ رنگ کی معلوم ہوئی، قبرستان میں ایک عجیب سی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے اس قبر کی طرف چلنا شروع کر دیا، چلتے چلتے بدبو میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا، میں نے رومال نکال کر اپنے ناک پر رکھ لیا۔ جب قریب پہنچا تو کیا دیکھا کہ وہ سیاہ رنگ کی قبر درحقیقت سیاہ قسم کی مکھیوں سے بھری ہوئی تھی جنکے عجیب قسم کے لمبے لمبے ڈنک بھی تھے۔

واضح رہے کہ قادیانی اپنے قبرستانوں میں 7،5 قبریں پہلے ہی سے ڈیڑھ دوفٹ کی گہرائی تک کھدائی کر کے رکھتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں میری کتاب قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں کا باب مسلمانوں اور قادیانیوں کے قبرستان پر سائنسی رپورٹ) مکھیوں سے بھری اس قبر کے ساتھ والی کچھ قبریں خالی تھیں جنکے پیٹ ابھی قادیانی مُردوں سے بھرنے تھے۔ درمیان میں ایک اینٹ (چار انچ) کی دیوار تھی جس پر ایک جگہ سیمنٹ کم لگنے کی وجہ سے سوراخ تھا۔ وہ مکھیاں اس سوراخ سے قبر کے اندر باہر جا رہی تھیں، بدبو سے دماغ پھٹا جا رہا تھا، میں تیزی سے وہاں سے ہٹ گیا۔ مجھے اس قبرستان میں ایک چھوٹا سا مکان دیکھائی دیا جس کے باہر ایک قادیانی گورکن بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ اُس کونے میں جو آخری قبر ہے وہ کس کی ہے اور کب بنی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس سائیڈ پر آخری قبر میں دودن پہلے الطاف پارک لاہور کے ایک مربی صاحب (قادیانی پادری) دفن ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہاں جا کر دیکھو عجیب ڈنک والی مکھیوں کی تواضع آپ کے مربی صاحب سے کی جا رہی ہے۔ وہاں اللہ کا عذاب نازل ہو رہا ہے۔

مرقد کی وحشت بتا رہی ہے
مدفن ہے یہ کسی گستاخِ رسول کا

وہ ایسے بولتی جیسے کتیا بھونک رہی ہے:

میری قادیانی دادی کی سگی بہن اپنے مرنے سے کچھ عرصہ قبل محلہ پاک نگر کا چھو پورہ

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

لاہور کی گلی نمبر 30 میں اپنے قادیانی داماد سعید احمد عُرف چوندو کے گھر منتقل ہوگئی تھی۔ اس نے اپنی ساری زندگی قادیانیت کے مشن کو سادہ لوح مسلمان عورتوں میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مرنے سے چند ماہ قبل اس پر فالج کا اٹیک ہوا، یہ میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ میں جب اس کے گھر جاتا تو دیکھتا وہ ایک چارپائی پر لیٹی ہوتی جب اس سے کوئی بات کرتا تو آگے سے جواب دیتے ہوئے باقاعدہ بھونکنے لگتی، باہر سے گزرتے ہوئے لوگ یہی سمجھتے کہ ان کے گھر کوئی کتیا ہے جو بھونک رہی ہے، آخر یہ بات پورے علاقے میں مشہور ہوگئی کہ سعید احمد عُرف چوندو کی ساس کتیا کی طرح بھونکتی ہے۔ اس کے منہ سے ہر وقت پیلے رنگ کی رالیں ٹپکتیں جن سے پاخانے کی بدبو آتی تھی۔ آخر اسی حالت میں مر کر جہنم کی طرف سدھار گئی۔

چلے جاؤ میں نے نہیں جانا:

میرا سگا چچا شبیر احمد جو کہ بہت متعصب قسم کا قادیانی تھا۔ جب مرزا قادیانی کا ذکر آتا تو اس کی حمایت میں شیطانی دلائل دیتا، لیکن جب اسے مرزا قادیانی کذاب کی اپنی تحریر کردہ کتابوں سے اس کا کافر، مرتد اور دجال ہونا ثابت کیا جاتا تو بجائے کچھ بات سمجھنے کے غصے سے بے قابو ہو جاتا اور زبان سے مرزا قادیانی کی طرح گالیوں کی بوچھاڑ کر دیتا۔ ایک دفعہ میں نے اس سے سوال کیا کہ اگر کوئی اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرے تو تم اس کے بارے میں کیا کہو گے؟ جواباً میرے چچا نے کہا کہ وہ کافر ہے جو اللہ کے کسی نبی کی شان میں بھی گستاخی کرے۔ میں نے اسے مرزا قادیانی کذاب کی کتاب انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 291 کھول کر دکھائی جس میں اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہرزہ سرائی کی تھی کہ: آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (نعوذ باللہ) نیز مرزا قادیانی کے ملفوظات جلد 4 ص 88 کی تحریر دکھائی جس میں لکھا تھا:

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی (نعوذ باللہ)

جب میرے چچا نے یہ حوالہ جات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور کانوں سے سنے تو بجائے مرزا قادیانی کذاب پر لعنتیں بھیجنے کے کہنے لگا:

ہمارے مرزا صاحب جو بھی کہتے تھے سب سچ تھا، حق تھا یہ باتیں انہوں نے بالکل ٹھیک لکھی ہیں (استغفر اللہ)

اس گستاخ کا انجام یہ ہوا کہ مرنے سے کچھ عرصہ پہلے زبان لڑکھڑانا شروع ہوگئی۔ ٹانگوں نے کام کرنا بند کر دیا۔ ذہنی توازن کھو بیٹھا۔ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو بھی گالیاں دینی شروع کر دیتا۔ کبھی اول فول بکنے لگتا، پیشاب، پاخانہ بستر پر ہی نکل جاتا۔ اس کے جسم اور منہ سے نکلنے والی غلیظ قسم کی بدبوئیں تو ساری زندگی ہی رہی لیکن ان خاص ایام میں تو بدبو کی انتہا ہوگئی۔ مرنے سے دو دن پہلے اسکی سگی بہن محمودہ بیگم (میری پھوپھی) جو کہ قادیانی ہے اس کا بیان ہے کہ:

میرے بھائی نے شدید گھبراہٹ میں با آواز بلند ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے بار بار یہ کہنا شروع کر دیا تھا چلے جاؤ میں نے نہیں جانا چلے جاؤ میں نے نہیں جانا۔

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ کافر کی روح قبض کرنے سے پہلے فرشتے انتہائی خوفناک شکل میں اس کے پاس آتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں شرح الصدور، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) آخر خدائی عذاب کی اس لپیٹ میں ہی دائمی عذاب کے لیے جسم سے جان نکل گئی اور جہنم واصل ہوگیا۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدہ دل وا کرے کوئی

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

مسائل روزہ

انتخاب: قاری نعیم احمد سلطانی، کوٹلی، آزاد کشمیر

- سحری کھانا بھی روزہ کے لیے نیت ہے مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہو کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری نیت نہیں ہے۔ (فتویٰ عالمگیری)
- بھول کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (تنویر الابصار)
- روزہ دار اگر بھول کر کھانے یا پینے لگا تو یاد دلانا ضروری ہے مگر جب روزہ دار بہت کمزور ہو کہ اس پر روزہ دشوار ہے، ایسی صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔ (فتاویٰ شامی)
- مکھی، دھواں یا گرد وغبار کے روزہ دار کے حلق میں خود بخود چلے جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (ردالمختار)
- حقہ، سگار یا سگریٹ وغیرہ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے، اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچتا ہو، بلکہ پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا، اگرچہ پیک تھوک دی ہو کہ اس کے باریک اجزاء ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔ (بہار شریعت)
- سنگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (عامہ کتب)
- اگر روزہ یاد ہو تو جماع کرنے یا ہر ایسی چیز جس میں صلاح بدن ہے (غذا ہو یا دوا) کے براہ راست معدہ (یا جوف دماغ) میں پہنچنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ شامی)
- تیل لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اگرچہ تیل کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوتا

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہو۔(فتاویٰ عالمگیری)

- آنکھ میں سرمہ لگانا یا دوا ڈالنا روزہ کو فاسد نہیں کرتا اگرچہ سرمہ یا دوائی کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو بلکہ تھوک میں سرمہ یا دوائی کا رنگ دکھائی دیتا ہو تب بھی نہیں ٹوٹتا۔(ردالمختار)
- کان میں پانی داخل ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(فتاویٰ عالمگیری)
- کان میں تیل یا دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔(ایضاً)
- ہر ایسا ٹیکہ جس سے براہ راست جوف دماغ یا معدہ میں دوائی پہنچائی جائے، روزہ کو فاسد کر دیتا ہے۔(فتاویٰ نوریہ)

نوٹ: اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے حجۃ الاسلام، امام الاعلام، قطب الوقت، عظیم البرکت، مفتی اقحم، فقیہ اعظم مولانا ابوالخیر مفتی محمد نور اللہ نعیمی قدس سرہ العزیز کی لاجواب تصنیف ''روزہ اور ٹیکہ'' کا مطالعہ کیا جائے۔

- غسل کیا اور پانی کی خنکی اندر محسوس ہوئی یا کلی کی اور پانی پھینک دیا، صرف منہ میں کچھ تری باقی رہ گئی تھی، تھوک کے ساتھ نگل گیا یا کوئی دوائی کوٹی اور حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہوا یا دانت یا منہ میں خفیف سی چیز بے معلوم رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خود ہی اتر جائے گی اور وہ اتر گئی یا دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہ اترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔(درالمختار، بہار شریعت)
- مسواک کرنا روزہ کو نقصان نہیں پہنچاتا، تر ہو یا خشک، صبح کو کرے یا شام کو۔(فتاویٰ عالمگیری)
- روزہ دار کلی کر رہا تھا، بلا اختیار پانی حلق سے اتر گیا، اگر روزہ یاد ہے تو ٹوٹ گیا اور اگر یاد نہیں تو نہیں ٹوٹا۔(ردالمختار)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

احتیاط یہ ہے کہ روزہ دار وضو کرنے لگے تو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کرے۔

- کسی شخص نے رات کے گمان میں سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھالی، حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کر کے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے، افطار کرلیا، حالانکہ ڈوبا نہ تھا، قضا لازم ہے، کفارہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت)
- تراویح بیس رکعت ہے، مستحب یہ ہے کہ دو دو کر کے دس سلاموں سے پڑھی جائیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں)
- تراویح اگر چار چار رکعت پڑھی جائیں تو ان کے دونوں التحیات پر درود شریف اور پہلی اور تیسری رکعت کے اول میں ثناء پڑھی جائے۔ (فتاویٰ نوریہ)
- اگر کوئی شخص فرض عشاء جماعت کے ساتھ نہیں پڑ سکا تو فرض عشاء تنہا پڑھ کر تراویح اور وتروں کی جماعت میں شامل ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ نوریہ)
- جس شخص نے تراویح بغیر جماعت کے پڑھی، وہ وتروں کی جماعت میں شامل ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ نظامیہ، فتاویٰ نوریہ)
- جو نمازی فرض عشاء ادا کر چکا ہے اور تراویح بیس رکعت پوری نہ کیں تو وہ جماعت وتر میں شامل ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ نوریہ)
- رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے، خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشاء، تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔ (بہار شریعت)
- نماز اور روزہ میں زبان سے نیت مستحب ہے اور دل کی نیت ضروری ہے۔ (فتاویٰ نوریہ)

(بشکریہ، ماہنامہ نور الحبیب، اکتوبر، نومبر 2004)

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صدقۂ فطر میں تنوع

ائمہ وخطباء اور اہل خیر کی خصوصی توجہ کے لیے

شیخ الحدیث سعید ملت علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

جس طرح قربانی کے جانوروں میں نبی کریم ﷺ نے تنوع کو مشروع اور مسنون فرمایا، یعنی بکرے، گائے اور اونٹ ہر ایک کی قربانی ہوسکتی ہے اور آپ ﷺ نے کی ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر میں بھی تنوع کو مشروع فرمایا ہے۔ حدیث شریف ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

> ”نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم ایک صاع (چار کلو گرام) طعام (صدقۂ فطر) ادا کرتے تھے یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو گندم آ گئی اور انہوں نے کہا کہ میری رائے میں نصف صاع (چار کلو) گندم ان کے چار کلو کے برابر ہے۔“ (صحیح البخاری:1506، سنن ابوداؤد:1670، سنن الترمذی:676، سنن نسائی:2511، سنن ابن ماجہ:1829)

آج کل (2001ء میں) نصف صاع یعنی دو کلو گندم تقریباً چھبیس روپے کے ہیں اور چار کلو کھجور تقریباً دوسو روپے کی ہیں اور چار کلو کشمش تقریباً چار سو روپے کی ہیں اور چار کلو پنیر تقریباً ایک ہزار روپے کا ہے، سو جس طرح قربانی کے جانوروں میں تنوع ہے اور ان کی کئی اقسام ہیں، اسی طرح صدقۂ فطر میں بھی تنوع ہے اور ان کی کئی اقسام ہیں۔ اور جو لوگ جس حیثیت کے ہوں وہ اس حیثیت سے صدقۂ فطر ادا کریں، مثلاً جو کروڑ پتی لوگ ہیں، وہ چار کلو پنیر کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کریں، جو لکھ پتی ہیں وہ چار کلو کشمش

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کریں اور جو ہزاروں روپوں کی آمدنی والے ہیں، وہ چار کلوگرام کھجور کے حساب سے ادا کریں اور جو سینکڑوں کی آمدنی والے ہیں، وہ دو کلو گندم کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کریں۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کروڑ پتی ہوں یا سینکڑوں کی آمدنی والے ہوں، سب دو کلو گندم کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کرتے ہیں اور تنوع پر عمل نہیں کرتے۔ جب کہ قربانی کے جانوروں میں لوگ تنوع پر عمل کرتے ہیں اور کروڑ پتی لوگ کئی لاکھ کے بیل خرید کر اور متعدد قیمتی اور مہنگے دنبے اور بکرے خرید کران کی قربانی کرتے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟

ہم اپنا جائزہ لیں، کہیں اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ قربانی کے مہنگے اور قیمتی جانور خرید کر ہمیں اپنی شان وشوکت اور امارت دکھانے کا موقع ملتا ہے۔ ہم بڑے فخر سے وہ قیمتی جانور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو دکھاتے ہیں اور نمود اور نمائش کرتے ہیں اور صدقۂ فطر کسی غریب آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا جاتا ہے، اس میں دکھانے اور سنانے اور اپنی امارت جتانے کے مواقع نہیں ہیں، اس لیے کروڑ پتی سے لے کر عام آدمی تک سب دو کلو گندم کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کرتے ہیں۔

سوچیے! ہم کیا کر رہے ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یہ ساری قربانیاں ریا کاری قرار دے کر ہمارے منہ پر ماردی جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے جانوروں کی متعدد قسمیں اس لیے کی ہیں کہ ہر طبقہ کے لوگ اپنی حیثیت کے لحاظ سے قربانی کا تعین کریں، اسی طرح آپ ﷺ نے صدقۂ فطر کی متعدد اقسام بھی اس لئے کی ہیں کہ ہر طبقہ کے لوگ اپنی حیثیت کے لحاظ سے صدقہ فطر ادا کریں۔ سو جس طرح ہم اپنی حیثیت کے لحاظ سے قربانی کے جانوروں کا تعین کرتے ہیں، اسی طرح ہمیں اپنی حیثیت کے لحاظ سے صدقۂ فطر کی قسم کا تعین بھی کرنا چاہیے اور تمام طبقات کے لوگوں کو صرف دو کلو گندم کے حساب سے صدقۂ فطر کو نہیں ٹرخانا چاہیے۔

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

فتنہ قادیانیت سے چوکنّا رہیں

اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والی قادیانی ویب سائٹس آپ کے قیمتی ایمان کے لیے نہایت خطرناک ہیں۔ ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ یہ آپ کی دینی ذمہ داری ہے۔

www.alislam.org
www.reviewofreligions.org
www.fazleumarfoundation.org
www.islamahmadiyya.net
www.muslimsunrise.com
www.thepersecution.org
www.alislam.al
www.ahmadiyya.org.au
www.ahmadiyya.be
www.ahmediyya.org
www.ahmadiyya.fr
www.ahmadiyya.or.id
www.alsilam.it
www.ahmadija.org.mt
www.ahmadiyya.-islam.nl
www.ahmadiyyang.org
www.ahmadiyya.pl
www.ahmadiyya.es
www.ahmadiyya.ch
www.ahmadiyya.org.uk

www.askislam.org
www.islamicFAQ.org
www.free-islamic-course.org
www.jalsasalana.org
www.mta.tv
www.tahirfoundation.org
www.ahmadiyya.at
www.ahmadiyyabangla.org
www.ahmadija.ba
www.ahmadiyya.ca
www.ahmadiyya.de
www.islamahmadiyya.ie
www.islam-ahmedia.org
www.ahmadiyya.mu
www.ahmadiyya.org.nz
www.ahmadiyya.no
www.ahmadia.pt
www.ahmadiyya.se
www.ahmeidye.org
www.ahmadiyya.us

(بشکریہ: محمد متین خالد، قادیانیوں کو لاجواب کیجئے، ص 163)